[1996] سپریم کورٹ رپوٹس6.S.C.R

ازعدالت عظمی

پی۔رویندرن اور دیگران

بنام

یونین ٹیراٹری آف پانڈیچری اور دیگران

1اکتوبر 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک،جسٹسز]

قانونی ملازمت:

وقتی تقرریاں—مرکز کے زیر انتظام علاقے پانڈیچیری میں ایڈہاک کی بنیاد پر مقرر لیکچررز—باقاعدہ بھرتی کے وقت پبلک سروس کمیشن کے سامنے پیش ہوئے—منتخب نہیں ہوئے—اس کے بعد انہوں نے ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے سامنے درخواستیں دائر کیں جن میں باقاعدگی کا دعوی کیا گیا تھا—ٹریبونل نے اس دعوے کو مسترد کر دیا کہ چونکہ عہدوں کو کمیشن کے بذریعے کھلی منڈی سے بھرتی کے بذریعے پر کرنا ضروری تھا،اس لیے اسے درخواست کنندگان کی خدمات کو باقاعدہ بنانے کی ہدایات جاری کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا—منعقد،ٹریبونل نے اس دعوے کو صحیح طور پر مسترد کر دیا—کمیشن کو کھلی منڈی سے درخواستیں طلب کر کے مناسب امیدواروں کا انتخاب کرنے کا آئینی فرض سونپا گیا ہے،ہر امیدوار کو غور طلب کرنے کا بنیادی حق ہے اور کھلے مقابلے کے بذریعے انتخاب کے لیے—کمیشن کے بذریعے بھرتی کے عمل کو،جیسا کہ آئین کے تحت تصور کیا گیا ہے،کمیشن کی خدمات کو باقاعدہ بنانے کی ہدایت جاری کر کے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

جے اینڈ کے پبلک سروس کمیشن اور دیگر بنام ڈاکٹر نریندر موہن اور دیگر[1994]ایس سی سی(ایل اینڈ ایس) 723 پر انحصار کیا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1996: کی خصوصی اجازت کی درخواست(C)نمبر20933–36۔

1995 کے اوا ے نمبر290،292– 93اور 782 میں سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل،مدراس کے مورخہ آئی ڈی 1 کے فیصلے اور حکم سے

درخواست کنندگانوں کے لیے کے ایم کے نائر

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

تاخیر معاف کر دی گئی۔

خصوصی اجازت کی درخواستیں 20 فروری 1996 کواوا ےنمبر290 / 95اور بیچ میں ایڈ منسٹر یٹوٹر یبونل کے احکامات سے پیدا ہوتی ہیں۔ درخواست کنندگان کو وقتی بنیاد پر لیکچررز کے طور پر مقرر کیا گیا تھااوران میں سے کچھ نے ایم فل، پی ایچ ڈی بھی حاصل کی تھی۔ جب پبلک سروس کمیشن (مختصر طور پر "کمیشن") کے بذریعے باقاعدہ بھرتی کی گئی تو درخواست کنندگان بھی کمیشن کے سامنے پیش ہوئے لیکن ان کا انتخاب نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد، درخواست کنندگان نے اپنی خدمات کو باقاعدہ بنانے کے لیے درخواستیں دائر کیں۔ متنازعہ حکم نامے میں ٹریبونل نے نشاندہی کی ہے کہ چونکہ کمیشن کے بذریعے کھلی منڈی سے بھرتی کے بذریعے عہدوں کو پر کرنا ضروری ہے، اس لیے ٹریبونل کے پاس خدمات کو باقاعدہ بنانے کے لیے ہدایت جاری کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اس طرح، یہ خصوصی اجازت کی درخواستیں ہیں۔

درخواست کنندگان کے وکیل، شری کے ایم کے نائر نے قابل کہ درخواست گزار پوسٹ گریجویٹ، ایم فل اور پی ایچ ڈی ہیں اور وہ انتہائی اہل ہیں اور انہوں نے 1987 سے لیکچرر کے طور پر تجربہ حاصل کیا ہے۔ جب ان کی تقرری ہوئی تو خالی آسامیوں کی تعداد دستیاب تھی۔ چونکہ وہ 1987 سے کام کر رہے ہیں، اس لیے انہیں مناسب ہدایات کے ذریعے باقاعدہ بنانے کی ضرورت ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ کمیشن کو کھلی منڈی سے درخواستیں طلب کر کے مناسب امیدواروں کا انتخاب کرنے کا آئینی فرض سونپا گیا ہے، اس لیے ہر امیدوار کو غور طلب کرنے اور کھلے مقابلے کے بذریعے انتخاب کا بنیادی حق حاصل ہے۔ درخواست کنندگان کو بھی یہ حق حاصل ہے۔ ایک وقت میں، انہوں نے اپنے دعوے پیش کیے لیکن منتخب نہیں ہوئے۔ لہذا، کمیشن کے بذریعے بھرتی کے عمل کو، جیسا کہ آئین کے تحت تصور کیا گیا ہے، ان وقتی افراد کی خدمات کو باقاعدہ بنانے کی ہدایت جاری کر کے نظرانداز نہیں کیا جا سکتا جو پچھلے دروازے سے خدمت میں آئے تھے۔ اس عدالت نے فیصلوں کے سلسلے میں حکومت کو اسکیم بنانے اور کلاس کو باقاعدہ بنانے کی ہدایت دے کر غیر معمولی معاملات کے علاوہ باقاعدگی کے اس عمل کی مذمت کی ہے۔ اسکیم کے مطابق III اور IV خدمات۔ یہاں تک کہ بعد کے فیصلوں میں بھی فائدہ اٹھانے پر اصرار نہیں کیا جا رہا ہے۔ جموں وکشمیر پبلک سروس کمیشن اور دیگر بنام ڈاکٹر نریندر موہن اور دیگر [1994] ایس سی سی (ایل اینڈ ایس) 723 میں اس عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ عدالت آئین کے تحت تصور کردہ انتخاب کے عمل کو نظرانداز کرتے ہوئے خدمات کو باقاعدہ بنانے کے لیے ہدایت کا ہائبرڈ عمل نہیں اپنا سکتی۔ اس عدالت نے کمیشن کے دائرہ کار سے عہدوں کو ہٹانے اور کمیشن کی خدمات کو باقاعدہ بنانے کے لیے آئین کے آرٹیکل 320 کے تحت اختیارات کا استعمال کرنے پر حکومت کی مذمت کی ہے۔ ان حالات میں، ہمارا خیال ہے کہ ٹریبونل نے مانگی گئی راحت دینے کے دعوے کو صحیح طور پر مسترد کر دیا ہے۔

اس کے مطابق خصوصی چھٹی کی درخواستیں اگلی بھرتی کی تاریخ تک عمر کی حد میں نرمی کے فائدے کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہیں تا کہ درخواست کنندگان کے مقدمات پر کھلے امیدواروں کے ساتھ غور کیا جا سکے۔

آر۔ پی۔

درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document